سرزمین ابراہیم پور ضلع اعظم گڑھ سے شائع ہونے والا پہلا

دینی، علمی، ادبی و اصلاحی رسالہ

دوماہی

# افکار

جلد (۱)                    شمارہ (٦)

ربیع الثانی، جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ ———— نومبر، دسمبر ۲۰۲۳ء

مدیر

## حبیب الرحمٰن الاعظمی ابراہیم پوری

فاضل دارالعلوم دیوبند


مجلسِ ادارت

- مولانا مفتی محمد صادق صاحب قاسمی مبارک پوری
- مولانا مفتی شاکر عمیر صاحب معروفی قاسمی مظاہری
- مولانا مفتی وصی الرحمٰن صاحب قاسمی محمد آبادی
- مولانا مفتی لطیف الرحمٰن صاحب قاسمی جہانا گنجی
- مولانا عبد العلیم صاحب قاسمی اعظمی
- مولانا شاہ عالم صاحب قاسمی ولید پوری

مجلسِ انتظامیہ

- ماسٹر قاری شمس الاسلام صاحب اعظمی
- قاری عبد الرحمٰن صاحب اعظمی
- جناب فیصل نعیم صاحب اعظمی
- مولانا نور الاسلام صاحب اعظمی
- قاری حنظلہ توحید صاحب اعظمی
- حافظ محمد اسحاق صاحب اعظمی



زیر اہتمام

انجمن اصلاحِ معاشرہ، ابراہیم پور، ضلع اعظم گڑھ (یوپی)

# دو ماہی "افکار" ابراہیم پور

جلد (۱) نومبر، دسمبر ۲۰۲۳ء شمارہ (۶)

زرتعاون: فی شمارہ =/25 سالانہ عمومی =/150 خصوصی =/500 اعزازی =/1000


# آئینہ افکار


| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱ | اداریہ (آئینۂ گفتار) | مدیر کے قلم سے | ۳ |
| ۲ | شانِ عمرؓ | علامہ سیفی الاعظمیؒ | ۴ |
| ۳ | نکاح کو آسان بنائیں | حبیب الرحمٰن قاسمی ابراہیم پوری | ۵ |
| ۴ | افکار کی داستان | مدیر افکار کے قلم سے | ۷ |
| ۵ | تعارف وتبصرہ (تذکرہ مولانا منیر اعظمیؒ) | مولانا عبدالعلیم صاحب قاسمی | ۱۲ |
| ۶ | تعارف وتبصرہ (نقوشِ ابراہیم پور) | مولانا اسامہ ارشاد صاحب قاسمی معروفی | ۱۶ |
| ۷ | افکار کی ڈاک | قارئین افکار | ۱۹ |
| ۸ | اظہارِ تشکر | ادارہ | ۲۳ |
| ۹ | محبین افکار | ادارہ | ۲۴ |


مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

رسالہ کے مستقل خریدار بننے کے لیے مدیر کے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں:

Mb- 8090707844


## شائع کردہ

انجمن اصلاحِ معاشرہ، ابراہیم پور، ضلع اعظم گڑھ (یوپی)

ادار یہ

# آئینۂ گفتار

مدیر کے قلم سے

ابھی تک ہم کو فخر و ناز ہے اپنے بزرگوں پر　ابھی تک ہم بیاں ماضی کے قصے خوب کرتے ہیں
کبھی ان کے نقوشِ پا کی مٹی ہی اٹھا لیتے　کہ جن اسلاف سے ملت کو ہم منسوب کرتے ہیں

مسلمانوں کے تعلق سے ملک اور دنیا کے اندر ہر دن نت نئے مسائل منہ پھاڑے کھڑے رہتے ہیں، مشکلات ہیں کہ ختم ہونے کا نام نہیں لیتیں، مصائب و آلام نئی نئی شکل میں رونما ہو کر قوم مسلم کو ابتلاء و آزمائش کا شکار کر رہے ہیں، موجودہ متعصب حکومت اور اس کے زہریلے کارندوں کی طرف سے قوم مسلم کے خلاف علانیہ طور پر سازشوں کا جال مسلسل بنا جا رہا ہے اور جو صورت بھی اہلِ اسلام کے لیے مشکلات و مسائل پیدا کر سکے، وہ لوگ اسے انجام دینے کے لیے کوشاں ہیں اور اس پر بے حیائی کے ساتھ فخر بھی کرتے ہیں۔

اہلِ اسلام کے لیے مسائل و مشکلات و مصائب کوئی نئی چیز نہیں، ماضی سے اب تک ایمان والوں نے ان ہی طوفانی موجوں میں اپنے سفینوں کو آگے بڑھایا ہے، اور ہر دور میں حالات سے نبرد آزما رہے ہیں، مشکلات و مسائل کی آندھیوں میں کھڑے ہو کر اپنے عزم و استقلال کا مظاہرہ کیا ہے، اور مکمل طریقے سے اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر کامیاب و کامران زندگی گزارنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

ہمیں بھی اپنے ان ہی اسلاف کی ڈگر پر ثبات قدمی کے ساتھ چلتے رہنا ہے، جنھوں نے اپنی جہد مسلسل سے فتح و نصرت کی تاریخ رقم کر دی اور قربانیوں کے ساتھ سرخ رو ہو کر اسلام کی عظمت و سربلندی کا ذریعہ بن گئے، جن کی زندگیاں جرأت و ہمت، عزم و استقلال اور ایمانی جوش و ولولے سے عبارت تھیں، جن کے نقوشِ پا آج بھی ہمیں دعوتِ فوز و فلاح دے رہے ہیں۔

حبیب اعظمی

# شانِ عمرؓ

از: علامہ سیفیؔ الاعظمیؒ

| | |
|---|---|
| یوں ملی دادِ وفا کعبے کے در سے پہلے | وجد میں آگیا فاروقؓ کے سر سے پہلے |
| کس کی تکبیر سے گونجے در وبامِ کعبہ | کس میں جرأت ہوئی پیدا یہ عمرؓ سے پہلے |
| ایسا شب تاب چراغِ حرم اللہ غنی | روشنی پھیل گئی نورِ سحر سے پہلے |
| شام وایران وفلسطیں، زعرب تابہ عجم | آپ کے زیرِ نگیں عزمِ سفر سے پہلے |
| الجبل ساریہ! معراجِ بصیرت کی دلیل | فتح کی خوش خبری نصر وظفر سے پہلے |
| خود بخود آگئے آغوشِ رسالت میں عمرؓ | کرگئی کام دعا بڑھ کے اثر سے پہلے |
| تاعجم پھونک گئی بولہبی کے خرمن | برق لہرائی جو خطاب کے گھر سے پہلے |
| ان کی ہیبت سے وہی بہہ گیا بن کر پانی | رشک آہن تھا جو رستم کے جگر سے پہلے |
| یوں تو ہیں شیرِؓ خدا، بوذرؓ وسلمانؓ بھی ہیں | دی ہے کعبے میں اذاں کس نے عمرؓ سے پہلے |

مدح فاروقؓ کا سیفیؔ یہ صلہ کیا کم ہے
مل گئی داد خلوص اہلِ نظر سے پہلے

☆ ☆ ☆

# نکاح کو آسان بنائیں

حبیب الرحمٰن قاسمی ابراہیم پوری

ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ: ”نکاح کو آسان بنائیں“۔ یہ کہنا بہت آسان ہے لیکن ایسا کرنا سماج کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر درحقیقت بہت مشکل ہے، جس کا ادراک ہر ذی شعور کو ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلم سماج میں اِس وقت شریعت کی سب سے زیادہ آسان چیز یعنی ”نکاحِ مسنون“ کو معاشرہ کے بے جا رسوم و رواج اور بہت ہی زیادہ واہیات وخرافات نے سب سے زیادہ مشکل بنا دیا ہے؛ امیروں نے شادی کو اپنی دولت مندی کے اظہار اور عزت و شہرت کا معیار بنا دیا تو غریب طبقہ بھی اس میں کسی طرح پیچھے رہنے والا نہیں۔ اپنی طاقت و قوت سے بڑھ کر حتیٰ کہ سودی قرض تک لے کر شادی کے سارے ناز ونخرے اور بے ہودہ رسوم ورواج کو انجام دینے پر تُلا ہوا ہے۔ اتنے وسیع پیمانے پر شادی کے انتظامات کرنے میں ہی غریب کی کمر ٹوٹ جاتی ہے، پھر بھی ظالم سماج کو کسی کی بے بسی کا احساس تک نہیں ہوتا۔

ان مہنگی شادیوں اور شادی کی شیطانی فضول خرچیوں کے نتیجے میں جہاں بہت ساری برائیاں اور خرابیاں عام ہوتی گئیں، وہیں نکاح جیسی آسان عبادت کو مشکل بنانے کا نتیجہ بھی آج (العیاذ باللہ) ارتداد کی شکل میں ہمارے سامنے ہے، جو ملک بھر میں آئے دن کہیں نہ کہیں ”بھگوا لو ٹریپ“ کی شکل میں دکھائی دے رہا ہے۔ ان میں گرچہ زیادہ تر واقعات گمراہی، جھوٹ، پروپیگنڈے اور غلط افواہوں پر مشتمل ہوتے ہیں، لیکن مکمل طور پر اسے غلط کہہ کر مسترد کر دینا اور حقائق سے آنکھیں موند لینا خود فریبی کے سوا کچھ نہیں۔

مخلوط نظام تعلیم کے حامل اسکول و کالج میں زیر تعلیم بعض مسلم لڑکیوں کی صورت حال بڑی افسوس ناک ہے، جس کا مشاہدہ وہاں زیر تعلیم مسلم نوجوان اور اساتذہ بھی کرتے ہیں اور مسلم لڑکیوں کے غیر مسلم لڑکوں سے تعلقات پر اپنا سر پیٹ کر رہ جاتے ہیں۔ یہ مخلوط عصری تعلیمی ادارے حیاء سوز ہونے کے ساتھ اب ایمان سوز بھی ہوتے جا رہے ہیں۔ ایسے اسکول و کالج کے دین دار افراد اندر سے گھٹ گھٹ کر اپنی ملازمت سے وابستہ ہیں اور خواہی نہ خواہی سب کچھ جانتے اور دیکھتے ہوئے بھی خاموش رہنے پر مجبور ہیں یا کبھی کبھی سوشل میڈیا پر اپنے درد و غم کا اظہار کر دیتے ہیں۔ اور اب تو اسلام دشمن طاقتوں کی جانب سے کھلے طور پر ایمان کو سلب کرنے کی منظم تحریک جاری ہے اور کہیں کہیں اس قسم کے روح فرسا مناظر بھی دکھائی دینے لگے ہیں۔

لیکن ان سب تلخ حقائق کے باوجود مسلم سماج میں شادیاں ہر دن مہنگی اور بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہیں۔ حتیٰ کہ بظاہر اصلاح معاشرہ کی انتھک کوششوں کے باوجود اب تک کوئی حقیقی اور عملی صورت اصلاح کی نظر نہیں آتی اور نہ ہی امت مسلمہ کے ارباب فہم و دانش کی جانب سے مخلوط تعلیم کو بالکلیہ ترک کر کے اس کا فوری حل تلاش کرنے اور نعم البدل پیش کرنے کی کوئی واقعی زمینی سطح پر مخلصانہ کوشش ہو رہی ہے۔

ایسے نازک حالات میں جب کہ کفر اپنے آلات و وسائل کے ساتھ میدان میں ہے اور اہل ایمان کے دلوں سے ایمانی حرارت کو مٹا دینے کے دَر پے ہے، کیا ہماری یہ ذمہ داری نہیں بنتی کہ ہم اب بھی اجتماعی سطح پر قوم کے مستقبل کی حفاظت اور نسلوں کے ایمان کے تحفظ و بقاء کے لیے سر جوڑ کر بیٹھیں اور صرف تجاویز اور مشوروں کے بہ جائے زمینی سطح پر اتر کر کچھ ایسے عملی اقدامات کر لیں، جن سے ملت کا جھکا سر اونچا ہو سکے۔

☆ ☆ ☆

# افکار کی داستان

مدیر افکار کے قلم سے

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
راہ رو آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

ہمارے محبوب رسالہ ”دوماہی افکار“ ابراہیم پور کا چھٹا شمارہ قارئین کی خدمت میں خوشی ومسرت کے جذبات کے ساتھ پیش ہے، اس شمارہ کے ساتھ ہی رسالہ اپنی عمر کا پہلا سال بھی مکمل کررہا ہے،اس پُرمسرت موقع پر ہم بارگاہِ ایزدی میں سربسجود ہیں کہ محض اس کے فضل وکرم کے طفیل ”افکار“ اپنے اجراء کے بعد سے بحسن وخوبی پابندی کے ساتھ اب تک جاری رہا، اوران شاء اللہ اس ذات کریمی کی بے پایاں رحمتوں کے صدقے آئندہ بھی اسی طرح علوم وحکمت کے جواہر بکھیرتا رہے گا، اورمزید بہتر طریقے سے قوم وملت کی خدمات انجام دے گا۔

جنوری ۲۰۲۳ء کے آغاز میں ہر طرح کی بے سروسامانی، بل کہ تنگ دامانی کے حالات میں ”افکار“ کا یہ مبارک اورنیک سفر شروع ہوا تھا، پھر دیکھتے ہی دیکھتے محدود طور پر ہی سہی کچھ نہ کچھ اسباب ووسائل بنتے گئے، محبین ومخلصین اہل علم ورفقائے گرامی نے اپنے قیمتی مشوروں اور حوصلہ افزاء تبصروں سے نوازا، اور بعض حضرات نے اپنے خصوصی تعاون سے نواز کر میرے کمزور حوصلوں کو مزید تقویت دی، ابراہیم پور اور قرب وجوار کے کچھ لوگ رسالہ کے سالانہ خریدار بھی بنے اور اس طرح ”افکار“ نے آسمانِ صحافت میں پرواز کرتے ہوئے اپنی زندگی کا ایک سال مکمل کرلیا۔ فالحمدللہ علی ذلک

یہ برق وبار کی یورش یہ سرپھرا طوفاں
یہی تو وقت ہے شاہیں اڑان بھرنے کا

یوں تو مطبوعہ شکل میں رسالہ کے اجراء کی فکر کئی برسوں سے دامن گیر تھی، بل کہ زمانۂ تدریس کے آغاز سے ہی اس کے نت نئے خاکے وقتاً فوقتاً مرتب ہو رہے تھے، لیکن عملی طور پر بظاہر کوئی شکل نہیں بن پا رہی تھی، اس دوران کئی ساری کتابیں لکھی گئیں اور ان میں سے بعض شائع ہو کر مقبول بھی ہوئیں، اور بعض ابھی تشنۂ طباعت ہیں، نیز بہت سارے مقالات ومضامین اور نعت ونظم، ترانے وغیرہ بھی لکھے گئے، جو گھر پر موجود ہیں، ان سب کے ساتھ ہمیشہ اجرائے رسالہ کی قدیم سوچ برقرار رہی۔

اسی دوران محب گرامی قدر مولانا مفتی محمد سالم صاحب قاسمی سریانوی نے ایک زمانے سے بند پڑے "دو ماہی ندائے فضلاء مبارک پور" کے اجرائے جدید کا بیڑا اٹھایا اور اس کے معاون میں احقر کو بھی شریک کرلیا، ندائے فضلاء کا پہلا برقی رسالہ جنوری ۲۰۲۱ء میں اور دوسرا شمارہ جنوری ۲۰۲۲ء میں شائع ہوا، پھر اس کی برقی اشاعت بھی موقوف ہوگئی۔

اسی طرح رفیق محترم مولانا محمد سلمان صاحب گیاوی نے "مجلہ القاسم" کے نام سے ایک ماہنامہ برقی رسالہ کا اجراء کیا اور لاک ڈاؤن کے زمانے میں اس کے پانچ چھ شمارے شائع ہوئے، پھر یہ بھی بند ہو کر رہ گیا، اس کی مجلس ادارت میں احقر کو بھی شامل کیا گیا تھا۔

جنوری ۲۰۲۳ء کے آغاز میں مخدوم گرامی قدر مولانا مفتی محمد صادق صاحب مبارک پوری نے "مولانا شکر اللہ اکیڈمی مبارک پور" کے زیر اہتمام ایک سہ ماہی رسالہ بنام "پیغام شکر اللہ مبارک پور" نکالنے کا فیصلہ کیا اور مجھے اس میں معاون مدیر کی ذمہ داری دی گئی، یہ رسالہ بھی برقی ہے اور الحمد للہ جاری ہے۔

ان تینوں رسالوں میں الحمد للہ راقم اپنی استطاعت کے بقدر ذمہ داریوں کو ادا کرتا رہا، اور حسب توفیق الٰہی اپنے مضامین بھیجتا رہا، جو الحمد للہ شائع ہوئے۔

رسائل وجرائد کی برقی اشاعت اس زمانے میں گرچہ وسیع ہوگئی ہےاور موبائل کے ذریعہ ان کا حاصل کرنا اور پڑھنا آسان بھی ہے اور حالاتِ زمانہ کے اعتبار سے ان کی خدمات بھی اپنی جگہ اہم ہیں،لیکن مطبوعہ شکل میں رسائل وجرائداور کتابوں کا حصول جس قدر اطمینان بخش اورمسرت وسکون کا ذریعہ ہے، نیز رسالہ یا کتاب کو ہاتھ میں لے کراور دیکھ کر پڑھنے کا جولطف ومزہ ہے، وہ ٹیکنالوجی کے اس دور میں موبائل اور برقی اشاعت یا پی ڈی ایف سے کہاں حاصل ہوسکتا ہے؟ یہ ایسی حقیقت ہےجس کا اقرار ہرکسی کواب بھی ہے۔

لیکن مطبوعہ شکل میں رسالہ کے لیے جو دشواریاں ہیں وہ بھی کچھ کم نہیں، اوّلاً مضامین کی دستیابی، پھران کی کمپیوٹر کتابت اورکم ازکم دومرتبہ تصحیح واصلاح اورنظرثانی۔ پروف ریڈنگ کے بعداشاعت کے لیے بھیجنااورطباعت کے بعداس کی تقسیم کے مراحل۔

لوگوں کے پاس جاجا کرسالانہ خریداری کے لیے درخواست کرنا، مالی فراہمی کے لیے کوشش کرنا، معاونین کو تیار کرنا، اورایسے افراد کومنتخب کرنا، جورسالہ کے لیے بہتر طریقے سے قلمی تعاون یامالی تعاون کر سکتے ہوں۔

ان سب دشوارگزارمراحل کے بعدرسالہ کے تعلق سے عام لوگوں کے مثبت ومنفی ہرطرح کے تبصرے سننااور بعض ناگوارخاطرامورکوبھی صبروحوصلہ کے ساتھ برداشت کرنا، نیز رسالہ کوتقسیم کرنے کے لیے اچھاخاصاوقت فارغ کرنا، اور ہرشمارہ خریداروں تک خود یا کسی ذریعہ سے پہونچانا۔۔ مطبوعہ رسائل میں یہ ساری دشواریاں بھی اپنے پیش نظر رہیں، لیکن اللہ کا شکر ہے کہ ان ساری مشکلات ومسائل کے باوجودبھی ”افکار“ کے نام سے یہ دوماہی رسالہ مطبوعہ شکل میں ہی نکالنے کافیصلہ کیا گیا،اورسب سے پہلے بعض قریبی احباب کو اس ارادہ کی اطلاع دی گئی، انھوں نے تائید کی اور پہلے پہل کچھ تعاون بھی کردیا،جس سے واقعی مجھے بڑاحوصلہ ملا۔فجزاہم اللہ خیرا۔

ابتداء میں ارادہ تھا کہ رسالہ کو ماہنامہ جاری کیا جائے،لیکن مضامین کی کمپیوٹر کتابت

اورسیٹنگ میں کافی وقت لگ گیا، ابھی طباعت کا مرحلہ باقی تھا، خیال ہوا کہ کتابت وطباعت میں بڑا وقت لگے گا تو ہر مہینے دشواری ہوگی، اور وقت کی پابندی کے ساتھ رسالہ نکالنا مشکل ہوگا۔ نیز ماہنامہ نکالنے میں سالانہ خریداری بھی زیادہ ہوگی، جس کی وجہ سے بہت سے لوگ رسالہ خریدنے سے ہچکچا سکتے ہیں، ساتھ ہی تدریسی امور کی ادائیگی اور گھریلو ذمہ داریاں بھی ہیں۔ ان سب حالات کے پیشِ نظر احباب کے مشورہ سے رسالہ کو مختصر مضامین اور چوبیس (۲۴) صفحات کے ساتھ ہی "دوماہی" کردینے کا فیصلہ ہوا، اور چوں کہ پہلا رسالہ ماہنامہ کے طور پر کمپوز ہوکر فائنل ہوگیا تھا، اوراب طباعت کے مرحلے میں داخل ہو چکا تھا، اس لیے اسے علیٰ حالہٖ باقی رکھتے ہوئے صرف سرورق پر "دوماہی" لکھ دیا گیا اور اس طرح کچھ عرصہ بعد ہی جنوری فروری ۲۰۲۳ء کا پہلا شمارہ مطبوعہ شکل میں شائع ہوگیا۔

جنوری کے اختتام کے بعد فروری کے آغاز میں "دوماہی افکار" کا پہلا شمارہ طبع ہوکر میرے پاس آگیا، رسالہ کی کتابت، طباعت واشاعت سب کچھ بہت عمدہ رہی، سب سے پہلے اسے اپنے بڑے ماموں مولانا محفوظ الرحمٰن صاحب کریمی قاسمی کی خدمت بابرکت میں حصول دعا وبرکت کے لیے پیش کیا، ماموں جان نے بڑی مسرت کا اظہار کیا اور راقم کی درخواست پر فوراً اپنے خصوصی تعاون سے بھی نوازا۔ راقم کی بڑی بہن نے بھی اسے اپنے خوابوں کی تعبیر قرار دیا اور دعاؤں سے نوازا۔

ارادہ تھا کہ پہلے شمارے کے اجراء کے لیے مستقل کوئی پروگرام رکھا جائے، لیکن حالات ایسے تھے کہ میرے لیے فی الحال کوئی پروگرام کرنا مشکل تھا، اس دوران جمعیۃ علماء ابراہیم پور کا تیسرا ماہانہ اجلاس بعنوان "جلسۂ اصلاحِ معاشرہ" مسجد عثمان بن عفان محمود پورہ ابراہیم پور میں منعقد ہوا، جس میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے حضرت مولانا احمداللہ صاحب قاسمی مئوی دامت برکاتہم تشریف فرما تھے، اور اس اجلاس میں احقر ہی نظامت کے فرائض انجام دے رہا تھا، اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے راقم نے اس اجلاس میں ہی "افکار" کے

اجراء کے لیے مولانا محترم سے درخواست کی، جسے حضرت نے بخوشی قبول کیا اور اجلاس میں موجود علماء کرام کی معیت میں مولانا احمد اللہ صاحب کے بدست ”افکار“ کا اجراء عمل میں آیا، اس وقت حضرت مولانا نے رسالہ سے متعلق تھوڑی دیر اپنے تاثراتی کلمات بھی بیان کیے اور دعاؤں سے نوازا۔

اجرائے رسالہ کے بعد ”افکار“ کو عمومی طور پر اہلِ علم حضرات اور دیگر اہلِ ذوق کے درمیان وقتاً فوقتاً تقسیم کیا گیا۔ کچھ لوگ سالانہ خریدار بھی بنے اور بعض لوگوں نے اپنے تعاون سے بھی نوازا۔ کئی سارے لوگوں نے رسالہ دیکھ کر بہت ہی زیادہ خوشی و مسرت کا اظہار کیا، اور اہلِ علم احباب و رفقاء نے اپنے زبانی و تحریری حوصلہ افزاء تبصروں سے بھی نوازا۔ یہ سارے منتخب تحریری تبصرے ”افکار کی ڈاک“ کے نام سے رسالہ میں شائع ہو رہے ہیں۔

پہلا شمارہ شائع ہو کر منظر عام پر آ گیا اور اسے تقسیم بھی کیا جا چکا تو دوسرے شمارے کی فکر ہوئی، اور اس کے مضامین بھی مرتب کر کے کتابت کے لیے بھیج دیے گئے، لیکن تعطیل رمضان کی وجہ سے کمپوزنگ میں بہت وقت لگ گیا، جس کی وجہ سے مارچ اپریل ۲۰۲۳ء کا دوسرا شمارہ قدرے تاخیر سے شائع ہوا، اور اس کے بعد مئی جون ۲۰۲۳ء کا تیسرا شمارہ بھی کچھ عرصہ بعد وقت پر شائع ہو کر آ گیا، پھر الحمد للہ تسلسل جاری رہا۔ اللہ کا شکر ہے کہ ”افکار“ کے پہلے شمارے سے جو سفر شروع ہوا تھا، وہ آج چھ شمارے تک پہونچ چکا ہے، اور اس کی زندگی کا پہلا سال مکمل ہو رہا ہے۔ اللھم زد فزد

میں اپنے ان تمام مخلصین و محبین اور معاونین کا بے حد شکر گزار ہوں، جنھوں نے رسالہ کے لیے کسی قسم کا بھی تعاون کیا، اپنے مفید مشوروں سے نوازا، میری حوصلہ افزائی کی اور ”افکار“ کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔ اپنے بڑوں کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے اس حقیر کی سرپرستی کی اور احباب و رفقاء کا بھی مشکور ہوں، جنھوں نے اس راہ کی مشکلات کو آسان بنانے میں ہر ممکن کوشش کی۔　　حبیب اعظمی

## تعارف وتبصرہ

# تذکرہ مولانا محمد منیر اعظمی ابراہیم پوریؒ

ازقلم: مولانا عبدالعلیم قاسمی اعظمی (سرائے میر)

نام کتاب: تذکرہ مولانا محمد منیر اعظمی ابراہیم پوریؒ

مصنف: مولانا حبیب الرحمن الاعظمی ابراہیم پوری

صفحات: 192

ناشر: قاسمی کتب خانہ ابراہیم پور اعظم گڑھ

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے تربیت یافتہ مرید، مصلح الامت حضرت مولانا شاہ وصی اللہ فتح پوری ثم الہ آبادیؒ کے تلمیذ رشید وخلیفۂ مُجاز حضرت مولانا محمد منیر اعظمی ابراہیم پوری 1894ء میں پیدا ہوئے، آپ کے والد کا نام حافظ علیم اللہ ہے۔ ابتدائی مکتبی تعلیم محمد آباد گوہنہ ضلع مئو میں حاصل کی۔ مدرسہ قرآنیہ جونپور سے حفظ قرآن کی تکمیل کی اور ابتدائی عربی وفارسی کی تعلیم جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارک پور سے حاصل کی، جہاں آپ نے مصلح الامت شاہ وصی اللہ الہ آبادیؒ اور مولانا شکر اللہ مبارک پوریؒ جیسے اساطین علم کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے دار العلوم مئو میں داخل ہوئے، دورۂ حدیث کی تکمیل کے لیے دار العلوم دیوبند تشریف لے گئے، لیکن اس سال پورا شہر دیوبند فصلی بیماری کے زد میں آ گیا تھا۔ مجبوراً آپ کو وطن واپس آنا پڑا اور اپنی سابقہ مادر علمی دار العلوم مئو سے دورۂ حدیث کی تکمیل کی۔

تعلیم سے رسمی فراغت کے بعد درس وتدریس سے وابستہ ہو گئے اور چالیس سال

تک شہر کلکتہ کو اپنی علمی واصلاحی کاوشوں کی جولان گاہ بنایا۔ مولانا نے دینی تعلیم کے لیے اپنے وطن ابراہیم پور ضلع اعظم گڑھ میں "فیض العلوم" کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا۔ مولانا مرحوم کا سب سے بڑا کارنامہ کلکتہ میں بدعات وخرافات کا خاتمہ ہے۔ آپ کلکتہ کی مشہور جامع مسجد بیل گچھیا میں 37 / سال امام وخطیب رہے۔ یہ علاقہ بدعات وخرافات کا گڑھ تھا، آپ نے اپنی انتھک محنت اور جاں فشانی سے اس علاقے سے ایک حد تک بدعات وخرافات کا خاتمہ کردیا اور امت کی اصلاح کا فریضہ انجام دیا۔ اخیر عمر میں کلکتہ سے وطن واپس آگئے اور 1972ء میں وطن ہی میں رہتے ہوئے اس دار فانی سے دار بقاء کی طرف کوچ کر گئے۔

آج ہمارے مطالعہ کی میز پر اسی عظیم شخصیت کی سوانح حیات ہے، جسے ان کے ایک لائق و فائق ہم وطن عزیز مولانا حبیب الرحمن ابراہیم پوری نے ان کے انتقال کے 50 / سال بعد مرتب کیا ہے۔ زیر نظر کتاب 192 / صفحات اور 5 / ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب "حالات و خدمات" ہے، جس میں مولانا کے خاندان، ابتدائی حالات، تعلیم، تدریس اور ان کی گراں مایہ خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ مولانا کے متفرق واقعات وغیرہ بھی نقل کئے گئے ہیں۔ اسی ضمن میں مولانا مرحوم کا اپنی بیمار دختر کے نام ایک خط بھی نقل کیا گیا ہے، خط کی سطر سطر سے صبر وضبط، ایمان ویقین ہویدا ہوتا ہے۔ خط کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمایئے:

"بیٹی! یہ دنیا تکلیف کا گھر ہے، راحت اور آرام کا گھر آخرت ہے، وہاں کی راحت ابدی ہے، ابدالآباد کے لیے ہے، یہاں کی تھوڑی سی تکلیف سے گھبرانا نہیں چاہیے، اس تکلیف میں بڑے بڑے درجے ہیں، جب یہ درجے جنت میں ملیں گے تو آرام والے لوگ تمنا کریں گے کہ ہم کو یہ درجہ ملتا، اُس وقت اِس تکلیف کی قدر ہوگی۔ صبر سے کام لو"۔

دوسرا باب "تذکرہ آل واولاد وذکر اصہار" ہے۔ اس باب میں مولانا مرحوم کی آل و

اولاد اوران کے رشتہ داروں کا تذکرہ کیا گیا ہے، چناں چہ اس ضمن میں حافظ حبیب الرحمٰن صاحبؒ، مولانا محمد یوسف ابراہیم پوریؒ، مولانا شکراللہ ابراہیم پوریؒ، مولانا عمر سیفی ابراہیم پوریؒ، مولانا عبدالکریم اعظمیؒ اور مولانا عزیزالرحمن مئویؒ کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے۔

تیسرے باب میں مولانا محمد منیر اعظمیؒ کے خطوط بنام مصلح الامت شاہ وصی اللہ فتح پوریؒ ہیں، وہیں بعض کے جوابات بھی نقل کئے گئے ہیں۔ یہ کل دس خطوط ہیں۔ یہ خطوط کیا ہیں؟ دو اللہ والوں کے درمیان اصلاح ومعرفت کی باتیں ہیں۔مولانا اعظمی کے خطوط طویل طویل ہیں، جب کہ اس کے جوابات مختصر دو تین سطروں میں ہیں، جو کہ مصلح الامتؒ کا خاص انداز ہے۔مثلاً ایک خط کے جواب میں لکھتے ہیں:

”الحمدللہ بخیر ہوں، آپ کے خط کا تفصیلی جواب کیا دے سکتا ہوں، بس صرف یہ کہتا ہوں کہ آپ کی محبت دل کو خوش کر دیتی ہے، اللہ تعالی آپ کو خوش کر دے۔آمین“۔

یہ خطوط لائق مطالعہ ہیں، ان کے متعلق فاضل مصنف نے درست ہی لکھا ہے، وہ لکھتے ہیں:”[یہ خطوط] درحقیقت علوم و معارف کا بیش بہا گنجینہ اور الفت ومحبت کا انمول خزینہ ہیں، جن کے لفظ لفظ ”درّ بے بہا“ اور حرف حرف ”گوہر آبدار“ کی حیثیت رکھتے ہیں، جن کی تابندگی سے قلوب کو تازگی اور ذہن وفکر کو روحانی جلا ملتی ہے۔ یہ خطوط واقعی اس لائق ہیں کہ انھیں بصیرت کی نگاہ سے پڑھ کر اپنے ضمیر کو بیدار کیا جائے، اور طلب صادق کے ساتھ عشق مولیٰ سے دل کی ویران دنیا کو آباد کرنے کے لیے کسی اللہ والے کی جوتیاں سیدھی کی جائیں، اوران کے فیوض وبرکات سے فائدہ حاصل کرکے اپنی دنیا واخرت کو سنوارا جائے۔“

تیسرا باب مولانا کے چند مضامین ومقالات پر مشتمل ہے، چوتھے باب میں ان فقہی سوالات کے جوابات ہیں، جو حضرات مفتیان کرام سے پوچھے گئے تھے، اس باب کے بعد کتاب کے اختتام سے پہلے حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی جگدیش پوریؒ کا مولانا

محمد منیر اعظمیؒ پر ایک مضمون ہے، جو ان کی کتاب "تذکرہ علماء اعظم گڑھ" سے لیا گیا ہے۔

لاریب کہ فاضل مصنف کا یہ ایک عظیم کارنامہ ہے کہ انھوں نے ایک عظیم شخصیت کے حیات، خدمات اور کارناموں کو لکھ کر کے اس شخصیت کو ہمیشہ ہمیش کے لیے زندۂ جاوید کر دیا۔ باعث حیرت و تعجب امر یہ ہے (جو کتاب کے مطالعہ سے ہویدا ہوا) کہ اس سے پہلے مولانا مرحوم پر بالکل ہی نہیں لکھا گیا، سب سے طویل خاکہ تین صفحات پر مشتمل صاحب تذکرہ علماء اعظم گڑھ کا ہے۔ لیکن فاضل مصنف مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے ایک عظیم شخصیت کی سوانح رقم کی۔ مصنف کے ماخذ و مصادر خاندانی معلومات، قلمی بیاض، مولانا اعظمی کی ذاتی کاپیاں اور ان کے زیر مطالعہ کتابیں ہیں۔ مصنف نے ان ماخذ و مصادر سے ایک ایک معلومات کو اکٹھا کر کے، جزئیات کو جوڑ کر ایک مکمل سوانح لکھی دی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ واقعات کو متعین کرنے لیے دیگر کتب سے بھی مدد لی ہے۔ مصنف نے آخر میں مصادر و مراجع کی جو فہرست دی ہے، اس میں 20/ مطبوعہ کتابیں، 8/ غیر مطبوعہ تحریریں اور 5/ شخصیات کا ذکر کیا ہے۔

فاضل مصنف اس عظیم کاوش کے لیے اہل علم و ادب کی جانب سے مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اس سے قبل بھی مصنف نے مبارک پور کی بہت سی شخصیات پر قلم اٹھایا ہے، اعظم گڑھ اور مئو کے متعدد اہل علم و فضل کے تذکرے اور سوانحی حالات آپ کے اشہب قلم سے نکل کر اہل علم میں قدر کی نگاہ سے دیکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب قاسمی کتب خانہ ابراہیم پور اور فاضل مصنف کے ذریعہ حاصل کی جا سکتی ہے۔

واٹساپ رابطہ نمبر: 8090707844

# تعارف وتبصرہ

# نقوشِ ابراہیم پور

ازقلم: مولانا اسامہ ارشاد صاحب قاسمی معروفی

زیر نظر کتاب ”نقوش ابراہیم پور“ دراصل ضلع اعظم گڑھ کی ایک معروف علمی بستی ابراہیم پور کا مختصر تاریخی خاکہ ہے جو ۶۴ ر صفحات پر مشتمل ہے جسے ”افکار“ کے مدیر مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی ابراہیم پوری نے بڑے عمدہ انداز میں مرتب کیا ہے، جس کے مطالعہ سے ابراہیم پور کے معاشرتی، سماجی و سیاسی، تہذیبی وتمدنی، ثقافتی، تعلیمی و مذہبی نقوش ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ فاضل مرتب ابراہیم پور کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اس ضلع اعظم گڑھ کی ایک مشہور ومعروف دینی وعلمی اور صنعتی بستی ابراہیم پور ہے، جو ضلع اعظم گڑھ کے مردم خیز اور تاریخی وصنعتی قصبہ مبارک پور سے جانب مشرق تین میل یعنی پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر لب سڑک طویل وعریض رقبے میں واقع ہے، ابراہیم پور کے قرب و جوار میں بہت سارے چھوٹے چھوٹے دیہات اور غیر مسلموں کی چھوٹی بڑی بستیاں آباد ہیں، ابراہیم پور گرام سبھا، سٹھیاؤں بلاک (ضلع اعظم گڑھ) کی سب سے بڑی آبادی والا گاؤں ہے، جس کی کم وبیش مکمل آبادی بیس ہزار سے زائد ہے، اطراف وجوانب کی آبادی اس سے کہیں زیادہ ہے، اگر ان سب کو شمار کیا جائے تو یہ تعداد پچاس ہزار سے اوپر پہنچ جائے۔

ابراہیم پور ایک سبز وشاداب علاقہ ہے، جہاں کی آب وہوا بہت خوش گوار اور موسم صاف ستھرا ہے، یہ بستی اپنی قدامت اور دینی وعلمی خدمات اور دیگر عظیم کاموں کی وجہ سے

قریب کی دوسری بستیوں سے ممتاز ہے، یہاں دین دار مسلمانوں کی قابل ذکر خدمات ہیں، دینی مدارس اور مساجد کے علاوہ یہاں عصری تعلیمی ادارے اور ایک دو اسکول بھی ہیں، یہاں کے بہت سارے اہل علم وفن زمانۂ ماضی سے اب تک اطراف و جوانب اور دور دراز کے علاقوں میں دینی و تعلیمی خدمات اور دعوتی و اصلاحی کارنامے انجام دے رہے ہیں، اور ابراہیم پور کا نام روشن کر رہے ہیں۔" (صفحہ:۹)

"نقوش ابراہیم پور" میں جن عناوین کے تحت ابراہیم پور کا تاریخی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ وہ اس طرح ہیں: "ابراہیم پور: ایک تاریخی جائزہ" ضلع اعظم گڑھ، ابراہیم پور کے حالات، مبارک پور سے ہم آہنگی، مبارک پور، حدود اربعہ، ابراہیم پور کے بانی، قدامت خطہ، طاعون کی وبا، ابراہیم پور کی اولین آبادی، تحریک آزادی میں ابراہیم پور کا حصہ، ٹونس ندی، ابراہیم پور کا جنگل، زندہ شاہ کا مزار، ذرائع معاش، نیل کا گودام، مذہبی ہم آہنگی، ابراہیم پور کی مسجدیں، عیدگاہ، ابراہیم پور کے دینی مدارس، ابراہیم پور کی تنظیمیں اور انجمنیں، ابراہیم پور کے قبرستان، ابراہیم پور کے قدیم کنویں، ابراہیم پور کے مرحوم علماء، مشاہیر ابراہیم پور، گونچھا کے چند نامور لوگ، ابراہیم پور کے باحیات علمائے کرام، تعارف و خدمات انجمن اصلاح معاشرہ ابراہیم پور۔

"ابراہیم پور کی مذہبی ہم آہنگی" کے حوالے سے مرتب لکھتے ہیں:

"ویسے تو ابراہیم پور کی اکثریت مسلمانوں کی ہے اور یہ پورا خطہ، مسلم علاقہ اور مسلمانوں کی آبادی کے طور پر مشہور بھی ہے، جب کہ ابراہیم پور کے قرب وجوار میں اور ارد گرد بہت سے غیر مسلم گھرانے اور ہندو دلت خاندان بھی آباد ہیں، جو عرصہ سے ان جگہوں پر بسے ہوئے ہیں، ان میں بھی اکثریت دلت برادری کی ہے اور دوسری ذات کے ہندو بھی ہیں۔

مسلمانوں کے یہاں صرف دو بڑے فرقے: دیوبندی اور بریلوی ہیں، جب کہ دیوبندی طبقہ کے لوگ یہاں اکثریت میں ہیں، اور ابراہیم پور کے سبھی محلوں میں دیوبندی ہی آباد ہیں، اور بریلوی طبقہ کے لوگ محلہ دکھن اور چند گھر اتر محلہ میں بھی ہیں۔

ان کے علاوہ دو تین گھر اہل حدیث فرقہ کے لوگوں کے بھی ابراہیم پور میں ہیں، اور یہ لوگ بھی دیوبندی حنفی طبقہ کی مساجد میں ہی نماز ادا کرتے ہیں۔" (صفحہ:۳۶)

فاضل مرتب کی تحقیق کے مطابق ابراہیم پور میں دیوبندی طبقہ کی ۱۵/ مسجدیں، بریلوی طبقہ کی ۴/ مسجدیں، ۳/ عیدگاہ، ۳/ دیوبندی مدارس، ۲/ بریلوی مدرسے، اسی طرح ابراہیم پور میں ۹/ تنظیمیں اور انجمنیں ہیں، جن میں سے بعض کی خدمات موقوف ہیں۔ اس کتاب میں ابراہیم پور کے ۲۰/ مرحوم علماء کا تذکرہ مع سنہ وفات موجود ہے اور "مشاہیر ابراہیم پور" کے تحت ۶۴/ دینی وعلمی، سیاسی وسماجی شخصیات کا بھی تذکرہ ہے، جو اب باحیات نہیں ہیں۔ ان کے علاوہ حروف تہجی کے اعتبار سے ابراہیم پور کے ۸۴/ باحیات علمائے کرام کا بھی ذکر خیر ہے جو کہ خوش آئند ہے۔ کتاب کے آخر میں ابراہیم پور کی فعال ومتحرک "انجمن اصلاح معاشرہ" کے تعارف کے ساتھ اس کی خدمات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ بہر حال یہ کتاب ابراہیم پور پر کام کرنے والوں کے لیے مرجع ثابت ہوگی۔ یہ کتاب قاسمی کتب خانہ ابراہیم پور اعظم گڑھ سے ۲۰۲۲ء میں شائع ہوئی ہے۔ رابطہ نمبر: 8090707844

☆　☆　☆

# افکار کی ڈاک

(قارئین افکار کے منتخب تبصرے)

## رسالہ کی مقبولیت

مدیر ”دوماہی افکار“ کے نام......

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ محترم جناب مولانا حبیب اعظمی صاحب مدظلہ مدیر ”دوماہی افکار“ بخیر ہوں گے۔

اس رسالہ کا تیسرا شمارہ (مئی، جون 2023ء) نظرنواز ہوا، مشمولات بہت اہم اور مفید ہیں، خصوصاً مدیر کی تحریرات قابل توجہ اور لائق اتباع ہیں، دیگر مضامین بھی وقت کی ضرورت اور لائق عمل ہیں، اس مختصر سے رسالہ کی مقبولیت کی خاص وجہ اس کا عمدہ سے عمدہ مضامین ومقالات پر مشتمل ہونا ہی ہے، جس کی طرف رسالہ کے مدیر کی خصوصی توجہ ہے۔ اللہ کرے کہ یہ رسالہ خلق اللہ کے نفع کا سبب ہو اور عملی بیداری کا باعث اور نت نئے اسلام مخالف طوفانوں کے لیے سد سکندری بنے۔

اللہ رب العزت آپ کو استقامت نصیب فرمائے اور رسالہ کے فروغ، عروج اور ترقی کے اسباب مہیا کرے اور اس کا نفع عام وتام ہو، آمین۔

تبصرہ نگار: مولانا محمد شاکر عمیر معروفی قاسمی مظاہری

۲۶/شوال ۱۴۴۴ھ

## کیا حسن انتخاب ہے ”افکار“ دوستو......!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد

آج بتاریخ 16 مئی 2023 بروز منگل تقریباً گیارہ بجے محب ومکرم جناب حضرت

مولانا حبیب الرحمن صاحب ابراہیم پوری دامت برکاتہم کی زیر ادارت جاری ہونے والے ایک قیمتی رسالہ" افکار" کا شمارہ نمبر 3 خود مولانا دامت برکاتہم کی عنایت ونوازش سے موصول ہوا۔ پڑھنا شروع کیا اور جب اختتام کو پہونچا تو دل نے بے ساختہ پکارا:

"ہائے بس... کتنا خوبصورت سلسلہ چل رہا تھا۔ کاش چلتا ہی رہتا اور دل و دماغ بہترین نظم ونثر، پندونصائح سے پُرتحریرات اور مختصر مگر انتہائی جامع، علوم ومعرفت سے لبریز اس خوبصورت رسالے سے مستفید ہوتے رہتے"۔

پھر خیال نے دل و دماغ کو آواز دی اور یوں گویا ہوا کہ یار گھبرا نہیں۔ یہ سلسلہ اپنی تمام تر جامعیت کے ساتھ جاری وساری ہے اور مدیر محترم کی انتھک اور انمٹ محنتوں کے ثمرے میں ہر دو ماہ پر پورے تزک واحتشام کے ساتھ تشنگان علوم دینیہ کے لیے مانند آب شیریں حاضر ہو ہی جاتا ہے۔ آخر تین شمارے بفضلہٖ سبحانہ تعالیٰ منظر عام پر آکر خدمات دینیہ میں مشغول ہو ہی نا گئے اور پھر جس کا دل راغب بنا رہے اور انتظار باقی رہ جائے وہ یقینا نایاب وقیمتی ہے۔

رسالہ افکار ایک ایسا رسالہ ہے جو مختصر اور جامع انداز میں اپنے اندر بے پناہ علوم و معرفت لئے ہوئے ہے۔ مجھے تو یہ رسالہ بہت عمدہ اور شاندار لگا۔ اللہ تعالی مدیر محترم اور سبھی مضمون نگاروں کو دن دگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازے اور اس قیمتی رسالہ کو مزید قیمتی بنا کر لوگوں کے علوم میں اضافے کا سبب بنائے اور راہ حق سے منحرف لوگوں کو راہ مستقیم پر گامزن فرمائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین

مانند ماہتاب ہے "افکار" دوستو
بے مثل و لاجواب ہے "افکار" دوستو
ہر طالب علوم نبوت کے واسطے
کیا خوب انتخاب ہے "افکار" دوستو

تبصرہ نگار: مولانا محمد حذیفہ خضر قاسمی خیرآبادی
صدر المدرسین مدرسہ عربیہ فیض العلوم ابراہیم پور اعظم گڑھ

## سوچ کر حیران ہوں۔

لکھے وہ جسے لکھنا آتا ہو، قلم کو جنبش وہ دے، جو قلم پکڑنا جانتا ہو، مجھے نہ تو قلم پکڑنا آتا ہے، اور نہ لکھنا، اور نہ ہی لکھنے کے لیے مطالعہ، اور نہ ہی مطالعہ کا ذوق وشوق، اب جس شخص کی حالت یہ ہو، وہ کیا لکھے، اگر لکھنے کے لیے بیٹھے بھی تو صرف یہ لکھ کر "لکل فن رجال" قلم رکھ دے، اور یہ کہ کر اٹھ کھڑا ہو "انا کل علی وجہ الارض" اس لیے جو کچھ میرے پاس ہے وہ حیرت واستعجاب کا وسیع سرمایہ ہے اور بس، اس لیے مجھے آپ کی زود نویسی، اور مولانا ضیاء الحق خیرآبادی کی استقامت (جو خاص طور پر کتابوں کے تعارف وتبصرہ کی سنچری سے نمایاں ہے) کسی معجزہ سے کم معلوم نہیں ہوتی، کب مطالعہ کی میز پر؟ کتابت کی ڈیسک پر؟ بخاری کے مسند درس پر؟ خانگی امور کی نگرانی پر؟ امور رسالہ اور مدیر رسالہ کے عہدہ پر؟ اور بہت کچھ، یہ سب کیسے؟! کس طرح؟! کس وقت انجام پاتے ہیں؟! سوچ کر حیران ہوجاتا ہوں، آخر میں یہی کہہ کر خود کو تسلی دیتا ہوں "یہ معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا"

اللہ تعالیٰ آپ کی محنتوں کو قبول فرمائے، آمین

تبصرہ نگار: مولانا ڈاکٹر حسان ساجد صاحب قاسمی ندوی

ریسرچ اسکالر اسلامک یونیورسٹی آف ملیشیا

## رسالہ میرے لیے نئی زندگی ثابت ہوا۔

ماشاءاللہ رسالہ اپنی ترتیب کے اعتبار سے بہت عمدہ ہے۔ اللہ تعالی اس رسالہ کو فکر دین کا ذریعہ بنائیں۔ میرے لیے یہ تو ایک نئی زندگی کی طرح ثابت ہوا کہ قلم رک گیا تھا، اپنے آپ میں لکھنے سے سست پڑ چکا تھا۔ لیکن جب سے آپ نے مجلس ادارت میں ایک ذمہ داری دی، الحمدللہ خوابیدہ لکھنے پڑھنے کا معاملہ جاگ گیا۔ اس کے لیے آپ کو مبارک باد۔

اللہ تعالی اس رسالہ کو سب کے لیے نفع بخش بنائے اور منتظمین کو حوصلہ کے ساتھ

سارے مراحل میں ثابت رکھے آمین۔

تبصرہ نگار: مولانا مفتی وصی الرحمن قاسمی محمد آبادی زید مجدہ

## افکار پسند آیا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مولانا آپ کی چوتھی قسط (خیرآباد کا علمی سفر) ابھی پڑھا، پہلی، دوسری اور تیسری قسطیں عنایت فرمائیں، میں بعض مرتبہ گروپ کے تمام میسیجز ڈیلیٹ کر دیتا ہوں، اس لیے تین قسطیں پڑھنے سے رہ گئیں، میری آپ سے پہلی ملاقات تھی، دور دور سے آپ کو دیکھا کرتا تھا، اس روز چاہتے ہوئے بھی مصروفیت کی وجہ سے آپ حضرات کے درمیان بیٹھ نہ سکا اس کا افسوس رہا گروپ میں آپ کی قیمتی تحریر برابر پڑھتا ہوں۔

ماشاءاللہ، رسالہ افکار ایک نظر دیکھا، پسند آیا، فرصت میں پڑھتا ہوں، ان شاءاللہ آپ قابل قدر کام کرتے ہیں، اللہ آپ کی کاوش کو قبول فرمائے۔

2۔مغرب کی نماز سے فراغت کے بعد مسجد ہی میں ایک ہی نشست میں تمام قسطیں پڑھ ڈالیں، سبحان اللہ، ماشاءاللہ انداز تحریر اس قدر سلیس ورواں ہے کہ طبیعت پر ذرا بھی گرانی کا اثر نہیں ہوا، پڑھتا رہا، جب ختم کیا اور قریب پاس نظر ڈالا تو تمام مصلی جا چکے تھے، صرف ایک بزرگ کو اپنے وظیفہ میں مشغول پایا۔

آپ اصلاح کی بات کرتے ہیں؟ سچ تو یہ ہے کہ آپ کی تحریر اتنی شاندار وجاندار اور البیلی ہوتی ہے کہ مزید کا تقاضا ہوتا ہے، اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

راشد عمار بن مولانا ضیاء الدین صاحب خیرآبادی

☆ ☆ ☆

# اظہارِ تشکر

حبیب الرحمٰن اعظمی ابراہیم پوری

الحمدللہ کہ ہمارا محبوب رسالہ دو ماہی ”افکار“ ابراہیم پور، تسلسل کے ساتھ مطبوعہ شکل میں ابراہیم پور اور قرب وجوار کے تمام علاقوں جیسے: مبارک پور، املو،نوادہ، رسول پور اور سریاں، خیرآباد، محمدآباد، ولید پور، بھیرہ اور پورہ معروف، جہانا گنج، بڑہل گنج، کوپا گنج، سرائے میر، مئو واعظم گڑھ وغیرہ علاقوں تک کے باذوق احباب واہل علم ودانش حضرات تک پہونچ رہا ہے، نیز سوشل میڈیا کے ذریعہ واٹساپ گروپس اور فیس بک کے ساتھ ٹیلی گرام پر بھی پابندی کے ساتھ شائع ہورہا ہے۔فللّٰہ الحمد ولہ المنة۔

اس طرح ”افکار“ کے قارئین ومحبین کی تعداد میں الحمدللہ روز بہ روز اضافہ ہورہا ہے اور اہل علم وقلم حضرات کی جانب سے وقتاً فوقتاً زبانی اورتحریری طور پر بہترین تشجیعی پیامات اور حوصلہ افزاء تبصرے بھی موصول ہورہے ہیں، جو الحمدللہ ہمارے لیے بہت ہی خوشی ومسرت کا ذریعہ ہیں اور رسالہ کی کامیابی کے ساتھ اس کی مقبولیت کی علامت بھی ہیں۔

”افکار“ کے اس کامیاب سفر میں اللہ رب العزت کے بے پایاں فضل وکرم کے بعد اس کے مخلص اراکین ومحبین اور معاونین وخریداران کے ساتھ اہلِ دل حضرات کی دعائیں بھی شامل حال رہی ہیں، بندہ اپنے ان تمام کرم فرماؤں کا دل سے شکرگزار ہے اور ان کے لیے دارین کی صلاح وفلاح اور سعادت وعافیت کے لیے رب کریم سے دعا گو ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس محبوب رسالہ ”افکار“ کے نفع اور فیض کو سدا جاری رکھے، اسے دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے، بظاہر مشکلات بھرے اس سفر میں راہ کی تمام تر دشواریوں اور پریشانیوں کو دور فرمائے اور رسالہ کی اشاعت کے تمام مراحل کو آسان فرمائے، ہم سب کو اخلاص کے ساتھ اپنی رضا ومحبت کے اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

# محبین افکار

## (جن کے خلوص و ہمدردی اور مخلصانہ تعاون کے ہم شکرگزار ہیں)

(۱) جناب مولانا محفوظ الرحمٰن صاحب کریمی قاسمی محلہ دکھن، ابراہیم پور، اعظم گڑھ

(۲) جناب ڈاکٹر عمران احمد صاحب محلہ دکھن، ابراہیم پور، اعظم گڑھ

(۳) جناب شفیق الرحمٰن صاحب (دکان والے) محلہ دکھن، ابراہیم پور، اعظم گڑھ

(۴) جناب عبدالعظیم صاحب (دکان والے) محلہ دکھن، ابراہیم پور، اعظم گڑھ

(۵) جناب مولانا حفظ الرحمٰن صاحب قاسمی محلہ اتر، ابراہیم پور، اعظم گڑھ

(۶) جناب مولانا محمد مسلم صاحب اعظمی محلہ اتر، ابراہیم پور، اعظم گڑھ

(۷) جناب مولانا عبدالباسط صاحب قاسمی محلہ اتر، ابراہیم پور، اعظم گڑھ

(۸) جناب مولانا راشد جمال صاحب قاسمی محلہ پورہ دلہن، مبارک پور، اعظم گڑھ

(۹) جناب مولانا قاری شمیم انظر صاحب مظاہری محلہ پورہ دلہن، مبارک پور، اعظم گڑھ

(۱۰) جناب مولانا عبداللہ منصور صاحب احیائی مبارک پور، اعظم گڑھ

(۱۱) جناب حکیم رشید احمد صاحب رشیدی دواخانہ مبارک پور

(۱۲) جناب مولانا ڈاکٹر عزیز الرحمٰن صاحب محلہ نوادہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

(۱۳) جناب مولانا ظفر عظیم صاحب قاسمی محلہ نوادہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

(۱۴) جناب مولانا عبداللہ خالد صاحب قاسمی خیرآباد ضلع مئو

(۱۵) جناب مولانا شاہد مغنی صاحب قاسمی خیرآباد ضلع مئو

(۱۶) جناب مولانا محامد ہلال صاحب قاسمی بمہور ضلع اعظم گڑھ

(۱۷) جناب مولانا محمد اویس صاحب قاسمی اعظمی بڑہل گنج (چریاکوٹ) ضلع اعظم گڑھ

(۱۸) جناب مولانا مفتی اظہار الحق صاحب قاسمی بستوی ضلع بستی